تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 3   9 تا 15 شعبان المعظم 1415ھ   11 جنوری تا 17 جنوری 95ء   قیمت فی پرچہ: ۱ روپے

کراچی صوبہ نہ بنا تو پاکستان سے الگ ہو جائیگا' پنجاب کو چھوٹے صوبوں میں تقسیم کر دینا چاہئے

کراچی کے جوانوں میں اس وقت مقتدر قوتوں کے خلاف وہی نفرت ہے جو ملک کے دولخت ہونے کے موقع پر بنگالی مسلمانوں میں پائی جاتی تھی

صدر پاکستان سندھ کی تقسیم اور اردو بولنے والوں کو الگ صوبہ دینے سے انکار کر کے ملک دشمنوں کو پاکستان کا جغرافیہ بدلنے کا موقع نہ دیں

نیو ورلڈ آرڈر کا اگلا ہدف ایران اور پاکستان ہے   ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی

(نامہ نگار) 6 جنوری۔ امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت' پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے نہایت دل سوزی لیکن ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ اردو بولنے والوں کو الگ صوبہ نہ دیا گیا تو کراچی باقی ملک سے الگ ہو جائے گا۔ انہوں نے اس افواہ کا بھی ذکر کیا جو کراچی میں گشت کر رہی ہے کہ عنقریب کچھ دنوں کے لیے اس شہر میں مختلف طبقات کو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کی کھلی چھوٹ دی جائے رہی ہے۔ جس میں تھوڑی نہیں بلکہ بہت زیادہ خون ریزی ہو گی اور پھر امن کی بحالی اور بنیادی انسانی حقوق کے نام پر امریکہ یا اس کے کسی حواری ملک سے یو۔ این۔ او کے نقاب میں فوج آ دھمکے گی اور اس ملک کو دوسرا صومالیہ بنا دے گی۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام' باغ جناح میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ وہاں نوجوانوں میں پاکستان اور اس کی مقتدر قوتوں کے خلاف رہی نفرت کا مشاہدہ کر کے آئے ہیں۔ ملک کے دولخت ہونے کے موقع پر ہمارے لئے بنگالی مسلمانوں میں پائی جاتی تھی۔ امیر تنظیم اسلامی نے ارباب اقتدار اور حزب مخالف دونوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنے کی دعوت دی جس کے آثار سامنے نظر آ رہے ہیں اور خدا کا واسطہ دے کر دونوں سے درخواست کی کہ مل بیٹھ کر وطن کو مہیب خطرات سے بچانے کی تدبیر کریں ورنہ خدا نخواستہ یہ ملک ہی نہ رہا تو اس پر حکومت کرنے کا حق دونوں میں سے کسی کو بھی نہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پینٹاگون سے جو اعلیٰ سطحی امریکی وفد نائب وزیر خارجہ کی قیادت میں یہاں آیا ہے اس کے لیے بینظیر حکومت باہیں پھیلا رہی ہے لیکن جیسا کہ ہمیں معلوم ہے دنیا کی واحد سپر پاور پاکستان کو اپنا تابع مہمل بنانے کے فیصلہ پر اب عمل درآمد میں پوری طرح سنجیدہ ہو چکی ہے۔ البتہ ایک سپریم پاور اس کے اوپر بھی موجود ہے۔ اگر ہم اپنے ملک میں قرار داد مقاصد کے منطقی تقاضے یعنی قرآن و سنت کی حتمی بالادستی کا خلوص و اخلاص کے ساتھ دستوری فیصلہ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کر لیں تو نہ صرف سپرپاور کی چیرہ دستی سے محفوظ ہو جائیں گے' بلکہ ہمارے لیے آسمان اور زمین سے بیک وقت نعمتوں اور برکتوں کا ظہور ہو گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ صدر لغاری صاحب میرے بارے میں حسن ظن رکھتے تھے اور صدر کے عہدہ جلیلہ پر ان کی تقرری کے بعد اپنی واحد ملاقات میں ان سے میں نے دریافت کیا تھا کہ آپ کو مبارکباد دوں یا اظہار تعزیت کروں کیونکہ اس عظیم ذمہ داری کے بوجھ تلے آپ دب کر رہ جائیں گے۔ میری اب ان سے درخواست ہے کہ اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر مسائل کو ان کے صحیح تناظر میں حل کرنے کی کوئی شکل نکالیں اور سندھ کی تقسیم اور اردو بولنے والوں کو الگ صوبہ دینے سے انکار کر کے ملک دشمنوں کو پاکستان کا جغرافیہ بدلنے کا موقع نہ دیں بلکہ سندھ کے علاوہ دوسرے صوبوں کو بھی چھوٹے صوبوں میں تقسیم کرنے سے ہرگز کوئی وبال نہیں آئے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے وزیراعظم صاحبہ کو ذوالفقار علی بھٹ کی بیٹی ہونے کے ناتے یاد دلایا کہ ان کے والد نے پاکستان کی عزت و وقار کا نعرہ لگایا تھا اور بھارت سے سو سال تک جنگ لڑنے کی باتیں کی تھیں۔ یہاں تک کہ گھاس کھالیں گے لیکن اپنے ملک کی سلامتی کے لیے ایٹم بم ضرور بنائیں گے۔ الہٰذا انہیں اپنے والد کی مدح رکھتے ہوئے ملک کے لئے باقی تمام مفادات قربان کر دینے چاہئیں۔

(پ ر) اسرائیل نے ایران کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے اور انہیں تباہ کر دینے کی جو حالیہ دھمکی دی ہے اس سے عالم اسلام کی آنکھیں کھل جانی چاہیں۔ یہ بات ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی نے اسرائیل کی جارحانہ حرکت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں یہ دھمکی مغربی دنیا کی اسلام دشمنی پر دلالت کرتی ہے وہاں یہ امت مسلمہ کی باہمی انتشار پر نوحہ خوانی بھی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ دس پندرہ برس کے بین الاقوامی حالات کی بین العموم اور مشرق وسطیٰ کے حالات کی بالخصوص کڑیاں ملائی جائیں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ بتدریج عرب ممالک کمزور تر اور اسرائیل مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ افسوس کہ بے شمار دولت اور حیران کن قدرتی وسائل سے مالا مال عرب ممالک نے خلیج کی جنگ اور اس کے نتیجہ میں ابھرنے والے واقعات سے بھی سبق نہ سیکھا۔ امریکی چالبازی کا آلہ کار بنتے ہوئے عراق کا ایران سے نبرد آزما ہونا اور پھر کویت پر حملہ کرنے سے امریکہ کو مشرق وسطیٰ میں جو تحکمانہ پوزیشن حاصل ہوئی وہ کیا کم تھی کہ پی۔ ایل۔ او کے یاسر عرفات اور اردن کے شاہ حسین کے اسرائیل سے امن معاہدات نے ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے کہ اب کسی عرب ملک کی جانب سے اسرائیل کو اپنی سلامتی کے حوالے سے کوئی خطرہ نہیں اور یوں اسرائیل اس خطے میں امریکی مفادات کا مکمل تحفظ کر سکے گا۔ اب نیو ورلڈ آرڈر کے تحت دوسرے اسلامی ممالک کی باری آئی ہے اور ترجیحات میں ایران کا نمبر ایک ہونا عین منطقی ہے کیونکہ ایران ہی وہ واحد ملک ہے جس نے امریکہ کی بالادستی کو کسی شکل میں قبول نہیں کیا بلکہ اس کی ہر سطح پر مزاحمت کی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہو گی ایران سے دو ہاتھ کر چکنے کے بعد پاکستان بھی تیار رہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ کرہ ارض پر بسنے والے سوا ارب مسلمانوں کے حکمران عقل سے کام لیتے ہوئے انما المومنون اخوۃ کا عملی مظاہرہ کریں۔

نامور مذہبی سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک تحریک خلافت پاکستان میں شامل ہو گئے

لاہور (نامہ نگار) ملک کے نامور معروف مذہبی سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے تحریک خلافت پاکستان میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ تحریک خلافت پاکستان میں شمولیت کا اعلان انہوں نے امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد سے قرآن اکیڈمی میں خصوصی ملاقات میں کیا۔ واضح رہے کہ تحریک خلافت پاکستان کو ملک کے مختلف طبقات میں تیزی سے پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کی تحریک میں شمولیت پر ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پاکستان (جنرل ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری نے انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔ اور تحریک میں انکی شمولیت کو خوش آئند قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو تحریک خلافت میں شمولیت پر تنظیم اسلامی کے حلقوں کی مبارکباد

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے ناظم عبدالرزاق نائب مدیر ندائے خلافت نعیم اختر عدنان تنظیم اسلامی لاہور غربی کے امیر ملک منیر احمد اعوان امیر تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی محمد اشرف وصی اور غازی محمد وقاص احمد نے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کی تحریک خلافت میں شمولیت پر انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔

گوجرانولہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے ناظم شاہد اسلم' نائب ناظم مرزا ندیم بیگ اسرہ ڈسکہ کے نقیب محمد سلمان نذیر' محمد اقبال سیالکوٹ اسرہ کے نقیب ملک تنویر الحق' اسرہ پھلڑیوالی کے نقیب محمد اشرف ڈھلوں اسرہ کانباوالہ کے نقیب مستنصر حسین چیمہ' عباس علی اور ملک آصف اقبال اعوان نے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کی تحریک خلافت میں شمولیت کو خوش آئند قرار دیا ہے اور ان کو مبارکباد پیش کی ہے۔

گروزنی میں آگ کے شعلوں کے درمیان اللہ اکبر کے نعروں کی گونج

چیچنیا کے مسلمان مجاہدین نے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو زندہ کر دیا

اسلامی کانفرنس کاغذی قراردادوں کی بجائے عملی اقدام کرے

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

(پ ر) حالات زمانہ نشاندہی کر رہے ہیں کہ دین اسلام کی حقانیت کا ڈنکا ایک بار پھر روئے زمین پر بجنے والا ہے۔ چیچنیا کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات میجر جنرل ریٹائرڈ ایم ایچ انصاری ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پاکستان نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ طویل مدت سے باہمی اتحاد کے ضمن میں غفلت کا شکار رہی ہے۔ غیر مذاہب نے مجموعی طور پر مسلمانوں کے خلاف ہر جگہ یلغار کا جو منصوبہ بنا رکھا ہے یہی سازش مذکورہ غفلت کے چھٹ جانے کا موجب بنے گی۔ روئے زمین پر مسلمان اپنی یگانہ حیثیت منوانے اور حاصل کر لینے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ کشمیر ہو یا بوسنیا' فلسطین ہو یا صومالیہ' بھارت ہو یا برما ہر جگہ سرفروشان اسلام قربانیوں سے بے پرواہ اپنے سے کہیں زیادہ طاقتور مخالف سے نبرد آزما ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیچنیا میں تو مجاہدین اسلام نے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو اجاگر کر دیا ہے۔ دارالحکومت گروزنی کی ہولناک تباہی کے منظر میں آسمان فلک آگ کے شعلوں کے مابین اللہ اکبر کا نعرہ غیرت مند مجاہدین کے لازوال جذبہ جہاد کی گواہی دیتا ہے۔ دکھائی دے رہا ہے کہ روسی ٹینکوں کا قبرستان روسی فیڈریشن کے قبرستان کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ جنرل انصاری نے کہا کاش اسلامی کانفرنس خالی قرار دادوں کی بجائے عملی اقدام کا سوچے' اسی میں عزت اور اسی میں بچاؤ کی صورت ہے۔ انہوں نے اس پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل کا رکن ہوتے ہی بھی خود پاکستان نے چیچنیا کے خلاف روس کی جارحیت پر کسی قابل ذکر رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

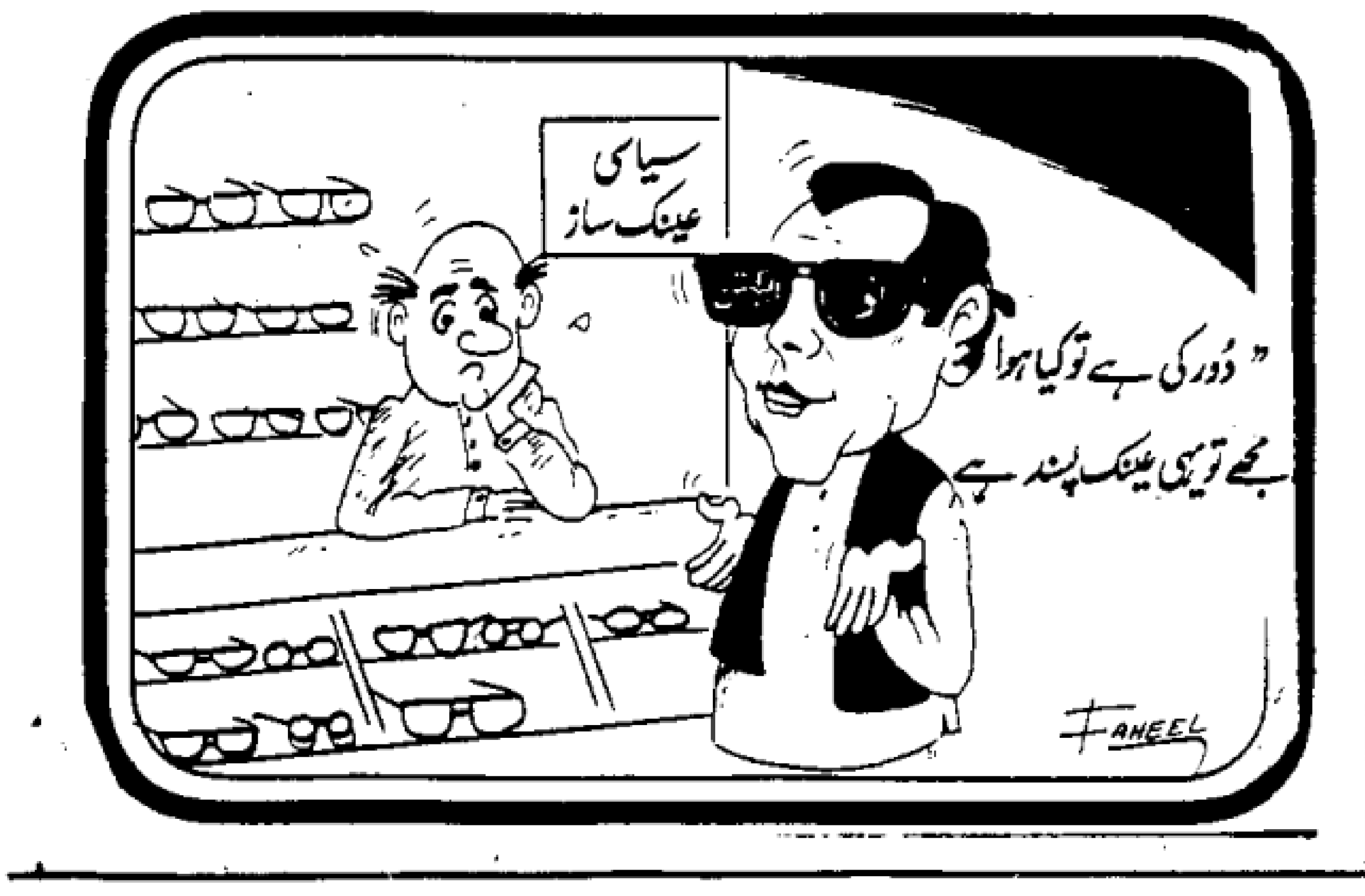

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

جنرل محمد حسین انصاری

خون مسلمان اتنا ارزاں تو کبھی نہ تھا

ایک جانب سے دوسری جانب تک کرہ ارض کے واقعات و حالات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہنود و یہود اور نصاری ہاتھ دھو کر مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ کہیں زیر اثر ذرائع ابلاغ کے بھرپور استعمال سے مسلمانوں کی دہشت گردی کی خود ساختہ کہانیوں کے پروپیگنڈا کے ذریعے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مسلمانوں کو ہر خطرناک سانحہ میں ملوث کرتے ہوئے تشدد اور انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور یوں امت مسلمہ کو مزید بدنام کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ کہیں مسلمانوں کے مابین عقائد کے اختلافات کو بالواسطہ ذرائع سے ہوا دیکر آپس میں قتل و غارت پر آمادہ کرا دیتے ہیں اور پھر اپنے ہی ایجنٹوں سے معتبر شخصیات کو قتل کروا کر کبھی نہ ختم ہونے والی دشمنی کے بیج بو دیتے ہیں۔ کہیں مسلمانوں کی اقتصادی مجبوریوں کے باعث انہیں ایک دوسرے کے مفادات کے خلاف منصوبے بنانا سکھلا دیتے ہیں۔ کہیں مسلمان ممالک کے مابین جغرافیائی صورت حال کو وجہ تنازع بنوا کر آپس میں جنگ کروا دیتے ہیں اور کہیں بذات خود مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا جارحیت کا تھوڑا سا بھی موقع ملے تو ظلم و تشدد کی تمام حدیں پھلانگ جانے کو دور اندیشی کہتے ہیں۔ ہر روز مسلمان مجاہدین کے قتل کئے جانے، ان کے گھروں کو تہس نہس کرنے، مسلمان خواتین کی عصمت دری کرنے اور مجاہدین کے اپنے ہی ممالک میں گروہ در گروہ پھانسی دئے جانے کے دردناک واقعات پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور زبان بے ساختہ پکار اٹھتی ہے خون مسلمان اتنا ارزاں تو کبھی نہ تھا۔ زبان بے بس یہ دہائی اغیار کے لئے نہیں، اپنوں کے سامنے ہی دے رہی ہے اور وہ بھی اکابرین وقت کے لئے، ارباب اقتدار کیلئے، عالم دین کہلوانے والوں کے لیے جن کی بے حسی، غفلت، بزدلی اور ذاتی مفادات کے تحفظ نے انہیں اغیار کے سامنے فکری اور عملی سطح پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بیچارے مسلمان عوام پر یہ افتاد ان بڑوں کی کج روی کے باعث آن پڑی ہے۔ قانون قدرت ہے کہ جب کسی قوم کے خوشحال لوگ اللہ کی نصیحت کے باوجود نافرمانی پر تل جاتے ہیں تو اس قوم کی شامت ناگزیر ہو جاتی ہے (القرآن، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 16)۔ اب بھی وقت ہے کہ یہ "مترفین" باز آ جائیں۔ اللہ تعالٰی کے ان احکامات کو مشعل راہ بناتے ہوئے امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کو اجاگر کرنے میں اپنا فرض ادا کریں۔ مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کو اپنا ہم راز اور معتمد بناؤ۔ ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا) حال یہ ہے کہ تمہارے خلاف فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے نہیں۔ جس بات سے تمہیں نقصان پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی ہے۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے لیکن جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو ہم نے (فہم و بصیرت) کی نشانیاں تم پر واضح کر دی ہیں۔ (سورۃ آل عمران، آیت 118)۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے "مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم ہو گئے ہیں) اپنا رفیق نہ بناؤ۔ وہ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اور (دیکھو! اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا"۔ (سورۃ المائدہ، آیت 51)۔ ہرچند کہ امت مسلمہ کے اصحاب علم و دانش اور ارباب اقتدار کے راہ راست پر آ جانے سے دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عمل میں تیزی کا رجحان واضح ہو جائے گا تاہم کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ کامیابی بالاخر ان بڑوں کی ہی مرہون منت ہے۔ حالات بظاہر کتنے ہی حوصلہ شکن کیوں نہ دکھائی دیں سرفروشان اسلام کا لازوال جذبہ جہاد اس حقیقت کی گواہی دے رہا ہے کہ اب دین حق کا غلبہ مستقبل قریب کی بات ہے۔ بھارت ہو یا کشمیر، بوسنیا ہو یا چیچنیا، فلسطین ہو یا اردن، مصر ہو یا الجزائر، سعودیہ ہو یا یمن، غرضیکہ ہر خطے میں، ہر جگہ مجاہدین اسلام نصرت الٰہی پر توکل کئے طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما ہیں۔ ممکن ہے سطحی انداز سے موجودہ صورت حال کا جائزہ لینے والا یہی سوچتا ہو کہ قلیل تعداد میں یہ سرپھرے لوگ منظم اور مضبوط حکومتوں کے خلاف کیا کر پائیں گے لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ سمندر میں گرنے والی ہر لہر پھر سے ابھرنے والی لہر کی خبر ہی تو دیتی ہے۔ بے شک انسان دور کی سوچتا ہے مگر ایک طاقت بزرگ و برتر بہت دور کی سوچ پر قادر ہے۔ (ومکرو ومکر اللہ ط واللہ خیر الماکرین)۔ اللہ تعالٰی کا یہ فرمان اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی امید کی وہ کرن ہے جو اب بلاشبہ طلوع ہونے والی ہے۔ لازم ہے کہ دین حق کے غلبہ کی خاطر جہاد کرنے والے مجاہدین کیلئے صرف دعا پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ہر لحاظ سے دامے، درمے، سخنے ان کی مدد کو پہنچا جائے۔ ایسی ہی ایک اور بہت بڑی نیکی اس ضمن میں یہ ہے کہ امت مسلمہ میں دین کے حوالہ سے اختلافات کو ختم نہیں تو کم کرنے کیلئے ہر مسلمان اپنی بساط کے مطابق مخلصانہ کوشش کرے۔

اسلامی اسکالروں کی تنظیم کے ایک رکن ڈاکٹر سعد الرشید الفقیہہ سے دو ٹوک بات چیت

کیا افکار تازہ کی یہ لہر سعودی حکمرانوں کا تخت بہا کر لے جائے گی ؟

۳ مئی ۱۹۹۳ء کو علمی شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد اور اسلامی سکالرز کے ایک گروہ نے "لجنتہ الدفاع عن الحقوق الشریعہ" کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا، جس کا اصل مقصد اسلام میں انسانی حقوق کے اصول سے سعودی حکمرانوں کے انحراف اور خلاف ورزیوں کے بارے میں رائے عامہ ہموار کرنا ہے۔ اس تنظیم کے ترجمان پروفیسر محمد بن عبداللہ المصری اور ان کے ایک ساتھی ڈاکٹر سعد الرشید الفقیہ لندن آئے تو "امپیکٹ" سے ان کی گفتگو ہوئی جو مختصرا یہاں نقل کی جا رہی ہے۔

س: اس تحریک کا پس منظر کیا ہے؟

ج: دراصل اس کی ضرورت تو بہت عرصہ پہلے سے تھی۔ جبر، ناانصافی اور حقوق سے انکار جب حد سے بڑھنے لگا تو بہت سے مفکر اور دانشور جمع ہوئے تاکہ حکومت کے ذمہ دار حضرات کو توجہ دلائی جا سکے۔ ہمارا مقصد صرف نصیحت کرنا تھا۔ چنانچہ ہم نے اپنے آپ کو پریس وغیرہ سے الگ رکھا اور براہ راست متعلقہ حکام سے رابطہ کیا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء کے خلاف حکومتی کارروائیوں میں تیزی آگئی۔ جب بعض سرکردہ علماء بھی اس کی زد میں آئے تو بات کرنا منع نہیں بلکہ ہمارا فرض بنتا تھا خود حکومت بھی ہمارے دلائل رد نہیں کر سکی۔ اس نے یہ بہانہ تراشا ہے کہ ہم ریاست کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اس لئے حکومت ہمیں کچل دینا چاہتی ہے۔

س: لیکن سعودی عرب تو ایک اسلامی ملک ہے؟

ج: ایک اسلامی ریاست کیوں کر عوام کو عدل و انصاف اور ان کے حقوق سے محروم رکھ سکتی ہے۔ اس جانب حکومت کی توجہ دلانا اس کی خیر خواہی ہے نہ کہ مخالفت۔

س: کیا آپ کو علماء کی تائید حاصل ہے؟

ج: جہاں تک سرکاری علماء کا تعلق ہے وہ کھلے عام اس کا اظہار نہیں کر سکتے، مگر ذاتی طور پر وہ ہماری تائید کرتے ہیں۔ باقی دوسرے علماء کو وہ یہ حق ہی نہیں دیتے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ بہر حال ان کی ہمیں پوری حمایت حاصل ہے۔

س: سعودی عرب کی رو سے یہ ایک انتہائی اقدام شمار ہو گا اس سے پہلے آپ نے مذاکرات کا راستہ اپنایا تھا؟

ج: ہم کئی سال ریاض کے گورنر، شہزادہ سلمان، ولی عہد اور بادشاہ کے ساتھ ملاقات کی کوشش کرتے رہے مگر کچھ بھی ان امور پر جو وہ پسند کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو صرف ہاں میں ہاں ملانے والے ہوں۔ تاہم تحریک کے آغاز کے پانچ روز بعد شہزادہ سلمان کی دعوت پر ہم ان سے ملاقات کے لئے گئے مگر ان کا ایک ہی استدلال تھا کہ خلافت راشدہ کے بعد بھی ظلم ہوا تھا مگر لوگوں نے بغاوت نہیں کی ہم نے بتایا کہ ہم بغاوت نہیں کر رہے۔ ہم مسائل کا حل اور زیادتیوں کی تلافی چاہتے ہیں۔ اصل میں وہ صرف ان لوگوں کے نام معلوم کرنا چاہتے تھے جو اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ اسی کے لئے وہ کوشش کرتے رہے۔

س: آپ نے شاہ سے ملنے کی کیوں کوشش نہ کی؟

ج: ہم نے بہت کوشش کی۔ ہم نے ان کی خدمت میں تحریری طور پر عرض کیا کہ دس افراد کا ایک وفد آپ کی خدمت میں پیش ہو کر بعض اہم معاملات پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن باز کے ذریعے بھی کوشش کی مگر کوئی جواب نہیں ملا۔

س: کیا ہفتہ وار مجالس میں بھی ملاقات مشکل تھی؟

ج: یہ مجالس اس لئے ہوتی ہیں کہ لوگ آئیں، شاہ کے ہاتھ، کندھے یا ناک پر بوسہ دیں۔ چائے نوش فرمائیں اور تشریف لے جائیں یا اپنا کوئی چھوٹا موٹا مسئلہ پیش کر کے حل کروالیں۔ کام کی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے۔ ہم نے ولی عہد، عبداللہ سے ملاقات کی، مگر خود ان کی کوئی نہیں سنتا۔ ویسے وہ امریکیوں کی آمد سے خوش نہیں ہیں۔

س: امریکیوں کو سعودی عرب میں قدم جمانے کا موقع کیسے ہاتھ آیا؟

ج: بظاہر شاہ اس پر آمادہ نہیں تھے لیکن صدر بش کا فون تھا کہ شاہ عبدالعزیز کے ساتھ پہلے ہی ان کا معاہدہ ہو چکا تھا جس کی رو سے انہیں یہاں داخلت کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں اور یہ کہ وہ آ رہے ہیں۔ لہٰذا انہیں آنے کی "دعوت" دینا شاہ کے اپنے مفاد میں ہو گا۔

س: گویا شاہ خود امریکہ کا قیدی ہے تو آپ ان کی رہائی کے لئے کیوں کوشش نہیں کرتے۔

ج: قیدی وہ خود بنے ہیں ایران کے خلاف عراق کی مدد کر کے انہوں نے بحران پیدا کیا۔ ویسے بھی سیاسی طور پر یہ فیصلہ غلط تھا۔ مگر انہوں نے کسی کی بات پر کان نہ دھرا۔ وہ اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں۔ سعودی حکومت اور سعودی خاندان نے قومی دولت محلات بنانے، سونا جمع کرنے اور دوسرے فضول کاموں میں لٹا دی۔ جدہ میں جنگ کے دوران تعمیر ہونے والے "قصر السلام" پر گیارہ بلین ڈالر لاگت آئی۔

س: سعودی عموماً غیر سیاسی شمار ہوتے ہیں عام آدمی ان باتوں کو کیسا محسوس کرتا ہے۔

ج: ۱۹۷۳ء تا ۸۲ء کے تیل کی خوشحالی کے دور میں روپے پیسے کی بہتات تھی۔ شاہی خاندان اور اس کے حواریوں کی لوٹ کھسوٹ کے باوجود پیسے کی کسی کے پاس کمی نہیں تھی، سوائے جیزان (Jizan) اور اس جیسے دوسرے دور دراز کے علاقوں کے جو محروم رہے لہٰذا کسی نے شاہی خاندان کی دولت کی طرف دھیان نہیں دیا۔

مثال کے طور پر الجبہ۔ انڈسٹری سٹی کی تعمیر سے قبل ساری زمین انہوں نے شہزادہ سلطان کو دے دی اور پھر خود ہی حکومت نے اسے حاصل کیا۔ شہزادہ سلطان نے ۲۳ بلین ریال میں اسے فروخت کیا۔ اس گھپلے کے باوجود اس شہر کا تعمیر کیا جانا معجزہ سے کم نہیں۔ اس سے آئندہ نسلوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ ۸۲-۱۹۸۱ء میں جب شاہ خالد کی وفات پر شاہ فہد نے تخت سنبھالا تو یہ عروج زوال کی جانب رخ کر چکا تھا۔ چنانچہ شاہی خاندان نے جمع پونجی پر جو اس وقت سو بلین ڈالر سے کم نہ تھی، ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ یہ ساری دولت نئے نئے محلات تعمیر کرنے یا پھر ایران، عراق جنگ میں لٹا دی گئی۔ ملک کے کسی شعبے میں اس دوران کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا بلکہ جو کام ہوئے تھے وہ بھی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو رہے ہیں۔ اس سے عوام میں بددلی پیدا ہوئی ہے لیکن سب سے اہم مسئلہ اسلام سے حکمران طبقہ کی بے اعتنائی کا ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن باز کی بات کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وہ حکومت کے مفتی اعظم سمجھے جاتے ہیں۔

چنانچہ عوام پہلے تھے بھی تو اب غیر سیاسی نہیں رہے۔ سعودی حکومت کا یمن کے کمیونسٹ، جنوبی سوڈان کے باغیوں یا الجزائر کے حکمران فوجی ٹولے کے ساتھ یارانہ سعودی عوام کے نزدیک اسلام کے حق میں نہیں۔

س: اس میں تو اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ حکمران کہاں تک اپنے فیصلوں میں حق بجانب ہیں۔ خواہ وہ خود ہی اس جال میں پھنسے ہوں، اصل مسئلہ تو غیر ملکی تسلط سے انہیں آزاد کرانے کا ہے؟

ج: اسی لئے تو ہم حکمرانوں کی تبدیلی کے بجائے ان کی پالیسیوں میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ سلطان اگر آزاد ہونا چاہتے ہیں تو اس کا اس کے علاوہ اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عوام کی آزادی کو تو تسلیم کریں۔ لوگ آزاد ہوں گے تو ان کی مدد کر سکیں گے۔ غلاموں سے آپ کیا توقع کر سکتے ہیں۔

س: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بات سنی جاتی؟

ج: ہم نے بہت چاہا اور ہم وہ باتیں اب بھی کہہ رہے ہیں جن پر عمل درآمد بہت ضروری ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ حکمران اپنی اصلاح پر آمادہ ہو جائیں ورنہ یہ اپنے آپ کو کبھی نہیں بچا سکیں گے۔ ہم ہر سال پندرہ بلین ڈالر بیرونی قرضوں پر، جو ایک سو بلین ڈالر ہو چکے ہیں، سود ادا کر رہے ہیں۔ تیل کی آمدن بیں بلین ڈالر رہ گئی ہے، جو آئندہ مزید کم ہو کر سود کی رقم ادا کرنے کے لیے بھی ناکافی ہو گی۔

س: ملک سے باہر جو دولت چھپا کر رکھی ہوئی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: سرکاری کھاتوں میں موجود رقوم سو سے کم ہو کر پانچ بلین ڈالر رہ گئی ہیں۔ جس میں سے صرف پانچ فیصد تک نکلوائی جا سکتی ہے۔ جہاں تک شاہی خاندان اور اس کے حواریوں کی چھپائی ہوئی دولت کا تعلق ہے وہ کئی بلین ڈالر ہو سکتی ہے مگر اس کی صحیح حد کسی کو معلوم نہیں اور شاید کبھی معلوم نہ ہو سکے۔ کیونکہ شاہ ایران کی طرح جو جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باہر رکھی ہوئی ناجائز دولت محفوظ ہے، اقتدار سے محروم ہونے پر ان کے ہاتھ نہیں آئے گی۔

اتحاد العلماء، شاہدرہ زون کا خصوصی اجتماع

(نامہ نگار) جماعت اسلامی پاکستان ان دنوں "بیداری ملت" کے نام سے رابطہ عوام مہم چلا رہی ہے۔ اسی سلسلے کا ایک پروگرام مرکز احیائے اسلام شاہدرہ میں ہوا۔ جس میں مولانا عبدالغفور اور جناب لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی لاہور نے بطور خاص شرکت کی۔ پروگرام میں شاہدرہ اور اس کے مضافات کی مساجد کے خطیب حضرات کو مدعو کیا گیا تھا۔ خطیب حضرات میں سے جن چار افراد کو تعارف و خطاب کی دعوت دی گئی' ان میں تنظیم اسلامی لاہور غربی کے رفیق نعیم اختر عدنان بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں علمائے کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا دینی لحاظ سے ہم پستی کی اس انتہا تک پہنچ چکے ہیں کہ اب علماء اور مساجد کے خطیب حضرات کو بھی اتحاد و اتفاق سے رہنے اور کام کرنے کی تلقین کی ضرورت ہے شاید ایسی ہی صورت حال کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ۔

خضر کیا بتائے کیوں کر بتائے
اگر ماہی کے دریا کہاں ہے

اگرچہ باہمی اتحاد کی بات کرنا اب ایک روزمرہ کا محاورہ بن چکا ہے لیکن اس کے باوجود اتحاد امت وقت کی اہم ترین ضرورت بھی ہے اور دین و شریعت کا حکم بھی مگر یہ اتحاد و اتفاق اسی وقت بروئے کار آ سکتا ہے جب منزل ایک ہو۔ صحابہ کی مقدس جماعت کی منزل دین کی سربلندی تھی اسی لئے وہ ایک بنیان مرصوص میں ڈھل چکے تھے۔ پوری دنیا اپنی تمام تر فتوحات کے ساتھ ان کے ہمرکاب رہتی مگر آج کی امت مسلمہ پر کڑا وقت آیا ہوا ہے۔ بوسنیا' صومالیہ' کشمیر' ہندوستان' افغانستان' چیچنیا' فلسطین' سوڈان' برما' ہر جگہ مسلمانوں کے خون سے غیر مسلم اقوام اپنے ہاتھ رنگنے میں مصروف کار دکھائی دیتی ہیں۔ جبکہ وہ امت مسلمہ جسے دنیا کے خاتمے تک کے لیے یہ حکم الٰہی دیا جا چکا ہے کہ "وقاتلوا ھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ" "کفار سے قتال کرو یہاں تک فتنہ و فساد کا بالکل خاتمہ ہو جائے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔

آج ہم دشمن کے خلاف معرکہ آراء ہونے کی بجائے خود اپنے بھائیوں کے خلاف صف آراء ہو کر ایک دوسرے کے گلے کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں ہمیں تو دنیائے انسانیت کو جہالت و شرک کے اندھیروں سے ایمان کی روشنی میں لانے اور مجبور و مفلوک انسانیت کو حکمرانوں کے ظلم و ستم کے شکنجے سے نجات دلانے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ اسی فرض کی ادائیگی کو ہم اپنا مشن بنالیں تو اتحاد و اتفاق خود ہماری ضرورت بن جائے گا۔ اس لئے کہ

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے۔

حجرہ شاہ مقیم میں سوال و جواب کی نشست کی روداد

(نامہ نگار) حجرہ شاہ مقیم میں دعوتی پروگرام کے دوران جلسہ خلافت منعقد کیا گیا جس کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست منعقد کی گئی جسے ندائے خلافت کے قارئین کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔

ایک سوال یہ تھا کہ تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کرنے سے کسی دوسری سیاسی جماعت سے کس حد تک تعلق رکھا جا سکتا ہے؟

اس کی وضاحت یوں کی گئی کہ ہم موجودہ نظام کی تائید نہیں کرتے۔ ہم اپنے کسی ساتھی کو سیاسی کھیل میں شریک ہونے یا اس کا ساتھ دینے کی اجازت نہیں دیتے' البتہ ووٹ دینے کی حد تک اجازت موجود ہے وہ بھی چند شرائط کے ساتھ۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ دعوت دینے والا خود اپنی دعوت کا نمونہ ہوتا ہے کیا تنظیم اسلامی میں بھی ایسا ہی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ناظم حلقہ نے کہا ہمارے رفقاء امکانی حد تک دین پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ البتہ اگر کسی معاملے میں کوئی کوتاہی ہو رہی ہے تو اس کی تلافی کو بھی حتیٰ الامکان بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

نظام خلافت کی بات تو بہت اچھی ہے مگر کیا دینی جماعتیں اس کے قیام کے لیے متحد ہو جائیں گی؟ ایک سوال یہ تھا۔ خالق اور بندوں کے حقوق سب کچھ بندگی کے تقاضے میں شامل ہے اسی فرض کی ادائیگی سے ہی اللہ کی رضا اور خوشنودی مل سکتی ہے۔ بتائیں اسلام کے قیام کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ہماری دعوت مسلکی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر استوار نہیں ہے' ہم دیگر دینی جماعتوں سے اتحاد و اشتراک عمل کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس جانب پیش قدمی کے طور پر دیگر جماعتوں کے قائدین کو اپنے اجتماع میں اظہار خیال کی دعوت بھی دی ہے۔ اس سے آگے بھی کام ہو رہا ہے۔ خلوص سے دین کی جدوجہد میں مشغول ہو کر ہم بالاخر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں گے رہے دوسری قسم کے لوگ تو اللہ ان کو بھی اس جانب پیش قدمی کی توفیق عطا فرمائے۔

عبادت و استعانت

"ہم تری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"۔

یہ اسلامی عقیدہ کا ایک اور بنیادی اصول ہے جو سورت کے بیان کردہ پچھلے اصولوں ہی سے جنم لیتا ہے۔ کسی کے لیے عبادت نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے! کسی سے استعانت نہیں سوائے اللہ کے!

یہ اصول بھی دو راہوں کو ایک دوسرے سے بالکل جدا کرنے والا ہے۔ ایک راہ انسانوں کی بندگی و غلامی سے آزادی کی راہ ہے اور دوسری راہ بندوں کی مطلق غلامی کی!

توحید کا یہ اصول نوع انسانی کی کامل' ہمہ جہتی اور عام آزادی کا اعلان ہے۔ اوہام کی غلامی سے آزادی' انسانی نظاموں کی غلامی سے آزادی' خودساختہ رسوم و رواجات کی غلامی سے آزادی! جب بندگی صرف ایک اللہ کی ہو اور مدد بھی صرف اسی سے مانگی جائے تو انسانی قلب و ضمیر کو انسان ساختہ نظاموں' سماجی رسوم و رواجات اور اپنے جیسے انسانوں کی غلامی و ذلت سے اسی طرح نجات ملے گی' جس طرح دیو مالائی قصوں اور اوہام و خرافات کی غلامی سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

دعوتی سرگرمیاں

اسلام آباد کے مضافات میں واقع ماڈل ٹاؤن ہمک میں حلقہ شمالی پنجاب کا ایک مزید اسرہ ماہ نومبر میں قائم ہو گیا ہے۔ چار پانچ ہزار نفوس پر مشتمل اس اہم آبادی میں اس سے قبل تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کے ابلاغ کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ الحمد للہ اسرہ کے قیام سے اب یہ اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ 19 نومبر کو نئے اسرہ کا افتتاحی تنظیمی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں اس اہم آبادی میں ابلاغ دعوت کے کئی طریقوں کو اختیار کرنے کا فیصلہ ہوا تاکہ حالات کے ستائے ہوئے افراد کو نجات کی عملی راہ سے متعارف کرا کے دعوت عمل دی جائے۔ الحمد للہ 25 نومبر سے ہفتہ وار دعوتی اجتماعات کے سلسلے کا پہلا اجتماع ہوا۔ احباب کی موثر تعداد نے شرکت کی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ قرآن و سنت کی پکار پر لبیک کہنے کیلئے اب بھی آمادہ ہیں بشرطیکہ دعوت دینے والے خود ہی اپنی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کرلیں۔ اس آبادی میں رفقاء تنظیم ایک ماہ پہلے ہی منتقل ہوئے ہیں لیکن عدم واقفیت کے باوجود پہلے اجتماع میں دس احباب نے قرآن کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے شرکت کی۔

اسرہ کے تحت دوسرا اہم پروگرام 30 نومبر کو ہوا۔ اہم اس نوعیت سے کہ دینی جماعتوں کے باہمی ورکنگ ریلیشن جس کی ضرورت تمام ہی خواہ حلقوں میں محسوس کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام اس سلسلے کی اہم کڑی تھا۔ جماعت اسلامی ماڈل ٹاؤن کا ہفتہ وار اجتماع 30 نومبر کو منعقد ہوا۔ مقامی امیر جماعت اسلامی کی طرف سے نقیب اسرہ کو اس اجتماع میں درس دینے کی دعوت دی گئی تھی اسطرح محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے شاگرد خاص جو محکمانہ تربیت کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے ہیں اور عارضی طور پر اسرہ ماڈل ٹاؤن سے متعلق ہیں انہوں نے سورہ الصف کی آیات نمبر 8 اور 9 کے حوالے سے نبیؐ کا مقصد بعثت اور آپؐ کا منہج انقلاب انتہائی موثر انداز میں بیان کیا۔ کارکنان جماعت نے درس کو انتہائی موثر و عالمانہ قرار دیا۔ بعدازاں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ الحمد للہ یہ اشتراک ہر دو تحریکوں کے مقامی سطح پر قریب آنے اور افہام و تفہیم کا باعث بنے گا۔

امریکی منصوبہ

مشرق وسطیٰ کو اپنی گرفت میں لینے کے بعد وقت کا فرعون اب ایشیا کو اپنے تسلط میں جکڑنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ایشیا کی تسخیر کے اس امریکی منصوبے کا نام "آپریشن ییلو سٹارم" بتایا جا رہا ہے۔ اس آپریشن کے لیے بطور بیس کیمپ مملکت خداداد پاکستان کی سرزمین کا انتخاب عمل میں آ چکا ہے۔ مجوزہ امریکی منصوبے کی تکمیل کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ "کمیونسٹ چین" ہے جسے ختم کرنا نیو ورلڈ آرڈر کا اگلا ہدف ہے۔ عالم عرب کو "فتح" کرنے کے بعد امریکہ عالم اسلام کے ساتھ فیصلہ کن تصادم سے پہلے اپنے راستے کی دیوار چین کو ہٹانا اور گرانا چاہتا ہے' جس کے لیے پاکستان کے ساحلی علاقے "مکران" کو امریکہ کے حوالے کرنے کی باتیں سامنے آ چکی ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا دورہ عمان اسی "سازش" کی ایک کڑی ہے جس کے نتیجے میں گوادر کی بندرگاہ عمان کو پٹے پر دینے کا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ یوں امریکی افواج بواسطہ عمان گوادر کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہو جائیں گی۔ یہیں سے چین' ایران' کشمیر کو نشانے پر رکھا جائے گا اور وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کی نگرانی اور سرپرستی بھی صحیح طور سے ہو سکے گی

ختم نبوت

"ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے' اپنے عمل سے' اپنے آنسوؤں سے' اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں' اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے' جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔

آج جب کہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور بلائیں ختم نبوت کے تصور پر بھیس بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں اس کی حفاظت کے لیے سینہ سپر ہو جانا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہو گا اور میدان حشر میں ان شاء اللہ جب آقائے دوجہاں یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عاشقان میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو۔ کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو۔ یہی وہ عظیم نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر خدا کی بارگاہ سے طلب کی جا سکتی ہے اور بیشک وہ سمیع و بصیر ہے۔ ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔"

(عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات) از جسٹس میاں محبوب احمد

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری اور ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک قرآن آڈیٹوریم میں خطاب کریں گے۔

(نمائندہ خصوصی) امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد کی خصوصی دعوت پر تحریک منہاج القرآن و پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر علامہ طاہر القادری صاحب 11 جنوری شام چھ بجے قرآن آڈیٹوریم اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور میں "اسلامی انقلاب کا طریق کار" کے موضوع پر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کریں گے۔ ہمارے نمائندے کے مطابق تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے تنظیم اسلامی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انتخابی سیاست سے کنارہ کش دینی تنظیموں کے قائدین کو اسلامی انقلاب کے طریقہ کار کے موضوع پر خطاب کی دعوت دی تھی ان دنوں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب غیر ملکی دورے پر تھے جس کی وجہ سے سالانہ اجتماع کے حوالے سے ترتیب دیئے گئے پروگرام میں ان کی شرکت نہ ہو سکی۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دعوت والا ارشاد کے سربراہ جناب پروفیسر حافظ محمد سعید تنظیم الاخوان کے امیر مولانا اکرم اعوان صاحب' تحریک فہم القرآن کے ریٹائرڈ محمد امین منہاس اور تحریک اسلامی انقلاب کے سربراہ جناب مفتی جمال الدین کاظمی صاحب نے خطاب کیا تھا۔ دینی تحریکوں میں تعاون و اشتراک میں پیش قدمی کا سہرا امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے سر ہے۔ امید کی جانی چاہیے کہ دینی تحریکوں کے قائدین کا یہ قرب مستقبل میں اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے بہتر خدمت اور تعاون کے لیے مشترکہ و منظم دینی محاذ کی صورت اختیار کر سکے۔

حسن انتخاب

عہد قدیم کی مقدس کتابوں میں ایک دلچسپ مگر سبق آموز قصہ یوں درج ہے:

ایک صحرا میں چھ افراد سفر کر رہے تھے۔ سخت باد و باراں کا سماں تھا۔ ان مسافروں کے اردگرد بجلی کوند رہی تھی۔ کبھی ان کے آگے' کبھی پیچھے' کبھی دائیں اور کبھی بائیں بجلی گرتی اور ان کے دل دہل جاتے۔ سب پریشان اور خوف زدہ ہوگئے۔ سوچنے لگے "ضرور ہم میں کوئی بدبخت گنہگار ہے' جسے عذاب کے ساتھ ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ یہ بجلی اسی پر گرنا چاہتی ہے"۔ "اس ایک منحوس ناقابل معافی جرم کی وجہ سے ہم سب ہلاک ہوجائیں گے؟"

"نہیں بھئی نہیں! ایسا کرو ہم میں سے ایک ایک شخص باری باری الگ ہو کر مناسب فاصلے تک چلے۔ جو ہلاک کا مستحق ہوگا' یہ آسمانی بجلی اسے لقمہ بنا لے گی اور باقی سب بچ جائیں گے"۔

اسی بات پر اتفاق ہوگیا۔ بات بھی معقول تھی۔ چنانچہ اسی پر عمل درآمد ہوا۔ تھوڑی دیر کے لیے ایک شخص کافی فاصلے پر الگ ہو کر چلا۔ آخر کچھ دیر کے بعد اپنے ساتھیوں میں آن ملا۔ پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا' پھر پانچواں! سب نے اپنی اپنی باری بھگتائی مگر کسی پر بھی بجلی نہ گری۔ اب باری تھی چھٹے مسافر کی۔ اسے الگ ہو کر چلنا تھا۔ سب کو یقین تھا کہ یہی منحوس مجرم ہے' جس کی وجہ سے ان پر بجلی منڈلا رہی تھی اور یہ کہ جونہی یہ شخص باقی مسافروں سے الگ ہو کر چلے گا۔ اس پر بجلی گر پڑے گی۔ پانچوں مسافروں کے خدشہ کے عین مطابق اس چھٹے مسافر نے الگ ہو کر چلنے سے انکار کر دیا۔ "بھائیو! خدا کے لیے مجھے الگ مت کرو۔ میں تم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ میں میں... تم نہیں جانتے.... بس مجھے ساتھ ساتھ رہنے دو......"۔

اس مسافر کو سب نے مل کر خوب پیٹا اور اسے ادھ موا کر کے علیحدہ ہوگئے۔ وہ بیچارہ کافی فاصلہ دور ان کے پیچھے پیچھے گھسٹ کر چلنے لگا۔ بجلی گری! مگر اس اکیلے شخص پر نہیں! بلکہ ان پانچ مسافروں پر جو اپنی جان بچانے کے لیے اس ایک کو پیچھے چھوڑ گئے تھے۔

بات دراصل یہ ہے کہ یہ شخص (چھٹا مسافر) ان پانچ گنہگار مسافروں کے لیے حفاظت کا موجب (وقایہ) تھا۔ وہ جونہی ان سے الگ ہوا' ان پانچوں مسافروں پر عذاب الٰہی ٹوٹ پڑا۔ ہر ملک' ہر قوم اور ہر علاقے میں اس قسم کے لوگ چھپے ہوتے ہیں' جن کے لحاظ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان گنہگاروں پر عذاب نازل نہیں فرماتے۔ ایسے بابرکت افراد کو وقایہ کہتے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
جلد : --------- 4
شمارہ : ------- 3
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

مدیر : اقتدار احمد
نائب مدیر : نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین : غازی محمد وقاص
رابطہ آفس : A-4 مزنگ روڈ لاہور

پتہ:

نیو ایئر کے خلاف مظاہرے کی روداد

مورخہ 31 دسمبر 1994 کو نیو ائر کے خلاف تنظیم اسلامی راولپنڈی و اسلام آباد نے ایک مظاہرے کا اہتمام کیا۔ یہ مظاہرہ تنظیم کے دفتر واقع سیلائٹ ٹاؤن سے شروع ہوا۔ مظاہرے کا روٹ نبی چوک سے راجہ بازار مقرر کیا گیا۔ موضوع کی مناسبت سے بینرز اور پلے کارڈز تیار کروائے گئے تھے۔

نماز ظہر کے بعد مظاہرے کا آغاز ہوا۔ رفقاء حسب روایت ایک قطار میں بینرز اور پلے کارڈز اٹھائے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوئے۔ یہ روٹ چونکہ راولپنڈی کے اندرون کا علاقہ ہے۔ اس لئے یہاں پر لوگوں کا کافی ہجوم ہوتا ہے۔ لوگ بڑی توجہ سے بینرز اور پلے کارڈز پر درج تحریروں کو پڑھ رہے تھے۔ کچھ رفقاء سڑک کے دونوں جانب پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔ جن کا عنوان تھا "اب بھی نہ جاگے تو"۔

بینرز اور پلے کارڈز پر درج چیدہ چیدہ عبارت کے حصے کچھ اس طرح ہے:۔

۱۔ نیو ائیر کے نام سے فحاشی اور عریانی پھیلانا نظریہ پاکستان کی توہین ہے۔
۲۔ حقوق کے نام پر خواتین کا تقدس مجروح نہ کرو۔
۳۔ جشن نیو ائیر نہ مناؤ' رب کو مناؤ۔
۴۔ سال کے اختتام پر جشن نہ مناؤ بلکہ اپنا احتساب کرو۔
۵۔ یہود و نصاریٰ کی روش اختیار نہ کرو
۶۔ اسلامی سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔
۷۔ میڈیا کو اسلامی قدروں کا پابند بنایا جائے۔

مظاہرین جب نبی چوک پہنچے تو وہاں پر لوگوں کے کافی ہجوم کی وجہ سے رفقاء کو کچھ دیر کے لئے سڑک کے کنارے کھڑا کر دیا گیا تاکہ لوگ پلے کارڈز پر درج تحریروں کو باآسانی پڑھ سکیں۔ اسی دوران کافی تعداد میں پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی قرآن کالج کے طالب علم سلیم ضیاء نے کچھ دیر لوگوں سے خطاب کیا اور نظریہ پاکستان کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مظاہرین راجہ بازار کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں کئی جگہ شرکاء مظاہرہ نے کھڑے ہو کر عوام کو اپنے خاموش احتجاج سے آگاہ کیا۔ نماز عصر تک مظاہرین راجہ بازار پہنچ چکے تھے۔ جہاں پر مسجد تعلیم القرآن میں نماز عصر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد یہ قافلہ فوارہ چوک کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ جگہ راولپنڈی کی مرکزی جگہ ہے۔ چوک میں پہنچ کر رفقاء نے بینرز اور پلے کارڈز کے ساتھ ایک دائرہ بنا لیا۔ ارد گرد کے لوگ جلد ہی قریب آنا شروع ہو گئے۔ جن سے نائب ناظم حلقہ پنجاب شمالی ریاض حسین نے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے لیے دی گی قربانیوں کے بارے میں یاد دلایا کہ ہم نے ایک آزاد مملکت کا مطالبہ صرف اس لئے کیا تھا اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگی تھیں کہ یہاں پر انفرادی اور اجتماعی زندگیاں دین کے مطابق گزارنے کے لیے ہمارے لئے آسانی کا معاملہ ہو گا نہ کہ اس لیے کہ اس نظریاتی مملکت میں نئی نیوائیر کے نام سے عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی محافل جمائی جائیں گی۔ اس ملک کے حصول کے جو مقاصد تھے۔ ان سے ہم نے بحیثیت قوم روگردانی کی۔ یعنی پاکستان کا مطلب کیا' لا الہ الا اللہ سے عملاً غداری کے مرتکب ہوئے۔ جس کی بنا پر اللہ کے عذاب کا کوڑا پاکستان کے قائم ہونے کے قمری حساب سے ٹھیک 25 سال بعد ہم پر برسا اور دنیائے اسلام کی یہ عظیم مملکت دو لخت ہو گئی۔ اب پھر مزید 25 سال ختم ہونے کو ہیں اور ہمارے شب و روز میں کوئی بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ بلکہ بحیثیت قوم اللہ کی بغاوت جاری ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اپنی روش پر عملاً نظر ثانی نہ کی گئی تو اللہ کے عذاب کا کوڑا پھر برس سکتا ہے اور اس دفعہ یہ اتنا شدید ہو گا کہ پھر ع

ہماری داستاں بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔

جس کی ابتدا کراچی کے واقعات کی شکل میں ہمارے سامنے آ چکی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اب بھی اجتماعی توبہ کے ذریعے اپنی گزشتہ برائیوں کی تلافی ممکن ہے اور آنے والا عذاب ٹل سکتا ہے۔ جس طرح رب العزت نے قوم یونس کے ساتھ کیا۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ ریاض حسین)

دین کا فکر ہی انسان کو بے خوف کرتا ہے

(نجیب صدیقی) کراچی کے دہشت زدہ حالات میں تنظیم اسلامی کے رفقاء دین کی دعوت کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس مقصد کے لیے دو روزہ پروگرام کے تحت ایک جلسہ عام کا پروگرام ترتیب دیا گیا جس کی تشہیر کے لیے تین تین رفقاء پر مشتمل بارہ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ توبہ کی منادی پر مشتمل عبارات سے مزین گاڑی پر نصب لاؤڈ سپیکر کے ذریعے لوگوں کو دین کا پیغام سننے کے لیے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی جاتی رہی۔ اس حوالے سے خاص طور پر ایک ہینڈ بل بھی تیار کیا گیا تھا جو ساتھ ہی ساتھ لوگوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ علاقے کی دس مساجد میں تنظیم اسلامی کی کتب کا سٹال لگایا گیا جلسہ عام بعد نماز عشاء محمود آباد نمبر 6 میں ایک مصروف چوراہے پر منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز قاری عطاالرحمٰن کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جلسے کے پہلے مقرر جناب عابد جاوید تھے۔ انہوں نے "ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے" کے حوالے سے خطاب کیا۔ دوسرے مقرر انجینئر نوید احمد تھے جن کا موضوع موجودہ مشکل حالات اور نجات کی راہ تھا۔ انہوں نے قرآن مجید کے حوالے سے ملک کے حالات کا جائزہ پیش کیا اور ان حالات سے نکلنے کی راہ بیان کی۔ جلسہ کے صدر ناظم حلقہ سندھ و بلوچستان جناب نسیم الدین نے اپنے اختتامی خطاب میں لوگوں کے سامنے دین کی دعوت رکھی اور انہیں اس پر لبیک کہنے کی ترغیب دلائی۔ اس جلسے کا اختتام جناب شمس العارفین کی پر اثر دعا کے ساتھ ہوا۔

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور شمالی 12 جنوری رات 30۔8 بجے سے 14 جنوری نماز مغرب تک دو روزہ تربیتی و دعوتی پروگرام منعقد کر رہی ہے جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی لاہور شمالی جناب اقبال حسین صاحب کریں گے۔ فکر آخرت کے عنوان سے درس قرآن کی نشستوں سے محمد غوری صدیقی ' محمد طارق جاوید' اقبال حسین خطاب فرمائیں گے۔ حجیت حدیث اور قیام اللیل کی اہمیت و فضیلت محمد مبشر صاحب بیان کریں گے جبکہ سوال جواب کی صورت میں باہمی مذاکرہ اقبال حسین کروائیں گے۔

خوف و دہشت کی فضا میں دین کی دعوت

کراچی اس وقت خوف کے سائے میں سما ہوا ہے اس فضا میں رفقائے تنظیم اسلامی کی بھاگ دوڑ دین سے تعلق اور نجات آخروی کی فکر کی علامت ہے۔ جہاں لوگ ہر آہٹ پر چونک اٹھتے ہوں' جہاں ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے کہ کلاشنکوف کا کوئی برسٹ آ کر نہ جانے کس کس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اس طرح کی فضا میں کھلے بندوں "جلسہ عام" اور دیگر عوامی پروگرام منعقد کرنے کے لیے چیتے کا جگر چاہئے اور شاہین کا تجسس۔

رفقائے تنظیم اسلامی انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام کی سنت کی پیروی میں اللہ کے دین کی طرف رجوع کرنے اور توبہ کی منادی کا پیغام قریہ قریہ اور کوچہ کوچہ عام کر رہے ہیں۔ اس راہ ہدایت کے پیچ و غم کو انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر قبول کیا ہے جس میں نہ خوف حائل ہو سکتا ہے اور نہ مایوسی رکاوٹ ڈال سکتی ہے۔

رپورٹ نجیب صدیقی

حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل طلبہ کا خصوصی اجتماع

(نامہ نگار) تعلیمی اداروں میں تنظیم اسلامی کے انقلابی فکر کی ترویج کے لیے تنظیم اسلامی میں شامل طلباء کا ایک خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ تعارفی نشست کے بعد باہمی تبادلہ خیال کے بعد طے ہوا کہ "ماہانہ بنیادوں پر طلباء کا ایک خصوصی اجتماع منعقد کیا جائے گا۔ طلباء کے اس اسرہ کے نقیب تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے رفیق جناب محسن علی زین کی ذمہ داری لگائی گئی۔ اس سلسلے کا دوسرا اجتماع 19 جنوری کو بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی 36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہو گا۔

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی میں دو نئے اسرہ جات کا قیام

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی قبل ازیں تین اسرہ جات پر مشتمل تھی دو نئے اسرہ جات کی تشکیل سے اب اسرہ جات کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔ جن دو نئے اسرہ جات کا قیام عمل میں آیا ہے ان میں ایک اسرہ مدینہ کالونی میں کام کر رہا ہے جس کے نقیب ہمارے نہایت فعال رفیق جناب حبیب الرحمٰن قریشی ہیں جبکہ دوسرا اسرہ مکہ کالونی میں تشکیل دیا گیا ہے جس کے نقیب کی ذمہ داری ایک متحرک ساتھی جناب محمد اسلم کے سپرد کی گئی ہے۔ تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے امیر محمد اشرف وصی نے نئے اسرہ جات کے نقیب حضرات کو اس تقرری کے حوالے سے نیک تمناؤں پر مشتمل ہدیہ خلوص پیش کیا ہے۔

عبدالرزاق فیروزوالا میں رفقاء سے ملاقات کریں گے

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور غربی کے ہفتہ وار تنظیمی اجتماع میں ناظم حلقہ جناب عبدالرزاق شرکت کریں گے۔ یہ اجتماع جامع مسجد الفرقان میں منعقد ہو گا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کی نشست سے محترم عبدالرزاق صاحب خطاب کریں گے۔

تنظیم اسلامی لاہور شرقی کا نام اب "لاہور چھاؤنی" ہو گا

(نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل چھ تنظیموں کے امراء کا ماہانہ اجتماع ناظم حلقہ جناب عبدالرزاق کی زیر صدارت حلقہ کے دفتر میں منعقد ہوا۔ دعوتی و تنظیمی امور پر باہمی مشاورت ہوئی۔ باہمی مشاورت سے تنظیم اسلامی لاہور شرقی نمبر 2 کا نام بدل کر "لاہور چھاؤنی" رکھ دیا گیا۔ تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے امیر حسب سابق محمد اشرف وصی صاحب ہی رہیں گے۔

کراچی کے رفیق تنظیم کی شادی خانہ آبادی

(نامہ نگار) قرآن اکیڈمی کراچی کی مسجد' جامع القرآن میں رفیق تنظیم اسلامی کراچی جناب سبحان حیدر کا نکاح انجینئر نوید احمد صاحب نے پڑھایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں خطبہ نکاح کی غرض و غایت اور شادی بیاہ کی فضول رسومات کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں حاضرین کو آگاہ کیا۔

قرآن اکیڈمی میں خواتین کا ماہانہ اجتماع منعقد ہوا

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کے حلقہ خواتین کے زیر اہتمام ایک بڑا اجتماع قرآن اکیڈمی ماڈل لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب بذریعہ آڈیو کیسٹ سنا گیا۔ اس پروگرام میں دیگر موضوعات پر خواتین نے ایمان افروز تقاریر کیں جسے خواتین نے بے حد پسند کیا۔

لاہور جنوبی میں خواتین کا ماہانہ اجتماع منعقد ہوا

(نامہ نگار) فیاض حکیم صاحب کی رہائش گاہ واقع چوبرجی کوارٹرز میں خواتین کے لیے ماہانہ درس قرآن مجید منعقد ہوا۔ جس سے مسز فیاض حکیم اور مسز احمد میاں نے خطاب کیا۔ اس اجتماع میں 50 کے قریب خواتین نے شرکت کی۔

حلقہ لاہور کا ماہانہ اجتماع

(نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن میں چھ تنظیمیں شامل ہیں جو علی الترتیب لاہور وسطی' لاہور شرقی' لاہور جنوبی' لاہور شمالی' لاہور چھاؤنی اور لاہور غربی کے نام سے کام کر رہی ہیں۔ حلقہ کے ناظم محترم عبدالرزاق ہیں' جو انتہائی متحرک و فعال شخصیت کے حامل ہیں جبکہ 4۔ اے مزنگ روڈ پر حلقہ کا دفتر قائم ہے۔ دفتر حلقہ میں لاہور کی تمام تنظیموں کے امراء کا اجتماع منعقد ہوا۔ ناظم حلقہ نے رفقاء کے عزیز و اقارب کے لیے ہونے والے 25 دسمبر کے پروگرام کی کامیابی پر امرائے تنظیم کو مبارک باد دی۔ ناظم حلقہ نے یہ بھی بتایا کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اس پروگرام کے انعقاد کو سراہا اور کہا کہ اس پروگرام کے حوالے سے تنظیم کی دعوت نئے حلقے میں متعارف ہوئی ہے۔ باہمی مشورے سے یہ بات طے کی گئی ہے اپنے قریبی حلقے میں مقامی تنظیم کی سطح پر تنظیم کی دعوت متعارف کروانے کا اہتمام کیا جائے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ رمضان المبارک کے دوران انفرادی اور اجتماعی افطاریوں کے حوالے سے امرائے تنظیم نے باقاعدہ پروگرام مرتب کر لیا ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ لاہور میں قابل ذکر پروگراموں میں سے ایک قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہو گا